روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵ | سوموار ۔ ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ، ۱۹ نبوت ۱۳۶۹ ہش، ۱۹ نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۱۱

مکرم نصیر احمد صاحب علوی دوڑ نواب شاہ کو قتل کر دیا گیا

احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ دوڑ ضلع نواب شاہ سندھ کے ایک مخلص احمدی مکرم نصیر احمد صاحب علوی ابن مکرم محمد عبد اللہ علوی صاحب کو ۱۶ اور ۱۷ نومبر ۱۹۹۰ء کی درمیانی شب ایک نامعلوم شخص نے رات کو سوتے ہوئے دیوار پھلانگ کر کاربین کا فائر کر کے قتل کر دیا (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)۔ ان کی عمر ۴۲ سال تھی۔ ان کا جنازہ ۱۷ نومبر کی شام بذریعہ ویگن روانہ ہوا اور ۱۸ نومبر کی صبح ۱/۲ ۸ بجے ربوہ پہنچا۔ جہاں دن کے بارہ بجے کے قریب احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستانِ عام میں تدفین عمل میں آئی۔

موصوف نہایت مخلص نڈر احمدی تھے۔ جماعت احمدیہ دوڑ کے زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری مال تھے۔ ان کے پانچ بچے ہیں جن میں سے بڑی بچی کی عمر ۱۵ سال اور سب سے چھوٹے بچے کی عمر سات سال ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے محترم نصیر احمد صاحب علوی کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اپنے مقاماتِ قرب میں بڑھاتا چلا جائے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

”بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ایک کان سے سُنتے ہیں دوسری طرف نکال دیتے ہیں۔ ان باتوں کو دل میں نہیں اُتارتے۔ چاہے جتنی نصیحت کرو مگر ان کو اثر نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دُعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دُعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔“ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۳۷)

”ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہیئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر بُرا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ بُرے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔“ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۳۷)

جو چیز تمہیں شک میں ڈالے (یعنی یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو کہ یہ جائز ہے یا ناجائز) اسے چھوڑ دو اور اُسے اختیار کرو جس کے بارہ میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً صدق دل کے ایمان کا باعث ہے اور باطل سے دل میں تردّد اور شک پیدا ہوتا ہے۔

جو خدا تعالیٰ کیلئے ذلیل ہوتا ہے وہ عزّت پاتا ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

”یاد رکھو کہ دین کی عزت کوشش سے نہیں ملتی بلکہ اسی کے لئے ہوتی ہے جو اللہ کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرے اور اللہ کے لئے رسوائی کو قبول کرے جو ایسا نہیں کرتا وہ کبھی عزّت نہیں پا سکتا۔ ہمیں کام کرنے والے انسان چاہئیں۔ اگر کسی کام کرنے والے میں کوئی نقص ہے تو بجائے اس کے کہ اسے توڑنے کی کوشش کی جائے خود اس کی مدد کے لئے کھڑا ہونا چاہیئے اگر کسی گھر کی دیوار گرنے لگے تو جب تک بالکل ہی مایوسی نہ ہو جائے اس کے نیچے ستون رکھے جاتے ہیں لیکن کس قدر افسوس ہے کہ دین کے کاموں میں یہ کوشش کی جائے کہ جس میں کوئی نقص ہو اسے توڑ دیا جائے۔ توڑنے کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے جبکہ اس کے کام آنے کی کوئی اُمید نہ رہے۔ اگر کسی میں کمزوری ہے تو اس کی مدد کرو۔ اگر کوئی تھوڑا کام کر سکتا ہے تو اس کے ساتھ مل کر کام پورا کر دو۔ لیکن جو یہ چاہتا ہے کہ دوسرے کو ذلیل کر کے آپ عزت حاصل کرے وہ ذلیل ہو جائے گا۔ پہلوں کے لئے یہی بات ٹھوکر کا موجب ہوئی ہے۔ اب بھی اگر کوئی اس طرح کرے گا تو خدا اس کو بھی نکال دے گا۔ خدا کو نہ ان کی پرواہ تھی اور نہ اب کسی کی ہے۔ ہمارا سلسلہ نہ پہلے بندوں کے سہارے چلا ہے اور نہ اب چلے گا۔ پہلے بھی خدا ہی چلاتا تھا اور اب بھی خدا ہی چلائے گا۔ وہ جو خیال رکھتے ہیں کہ ہم پریذیڈنٹ یا سیکرٹری بنائے جائیں یا صرف اعتراضوں میں لگے رہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ خدا نے ایک عبرت کا نمونہ دکھا دیا ہے۔ اب بھی اس کا کوئی ہاتھ نہیں پکڑ سکتا وہ اب بھی وہی نمونہ دکھا سکتا ہے۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں تمہیں بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے۔ جب خدائی غیرت بھڑکتی ہے تو پھر یہ نہیں دیکھتی کہ فلاں بڑا ہے اور فلاں چھوٹا۔ جو کوئی بھی اس کے دین کے راستے میں روک ہوتا ہے اس کو نکال پھینکتی ہے۔ پس ایسے خیال اپنے دلوں سے نکال دو اور خدا کے لئے ذلّت اور رسوائی برداشت کرنے کو تیار رہو۔ اس بات کے لئے تیار رہو کہ لوگ تم سے بدسلوکی کریں تم حقیر سمجھے جاؤ۔ کیونکہ جو خدا کے لئے ذلیل ہوتا ہے وہ عزت پاتا ہے۔ اور جو خدا کے کاموں کی پرواہ نہیں کرتا وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت سے اس مرض کو دُور کر کے اس قابل بنا دے کہ وہ دین کے کام کر کے کبھی اپنی عزت کا خیال نہ کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اگست ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۱۹، نبوت ۱۳۶۹ ہش ۱۹، نومبر ۱۹۹۰ء

محنت کی ضرورت

کوئی انفرادی کام ہو یا اجتماعی، محنت کے بغیر ہو بھی جائے تو یقیناً اتنا اچھا نہیں ہوگا جتنا محنت کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اگر انفرادی کام ہو تو انسان کو اپنا سارا کس بل استعمال کرنا پڑتا ہے۔ حصول علم کے میدان ہی کو لیجے۔ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے راتوں کو دیئے کا تیل جلا کر محنت کی ہوئی ہے۔ عام طور پر تو رات آرام کے لئے ہوتی ہے لیکن کامیابی اور اچھی کامیابی حاصل کرنی ہو تو رات کو تیل جلانا پڑتا ہے۔ یعنی جاگنا پڑتا ہے اور محنت کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح اور کسی بھی کام کو لیجے۔ محنت تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ اور کامیابی کا معیار محنت کا منہ بولتا ثبوت ہوتا ہے۔ کوئی کام اچھی طرح سرانجام پا جائے تو بے اختیار منہ سے نکلتا ہے کہ خوب محنت کی ہے۔ غرضیکہ محنت نہائت ضروری ہے۔

اگر کام اجتماعی ہو تو محنت اور بھی ضروری ہو جاتی ہے۔ سب مل جل کر کام کر رہے ہوں اور ان میں سے کوئی شخص ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے تو اچھا نہیں لگے گا۔ سب نظریں اسی کی طرف اٹھیں گی۔ اور یہ نظریں داد و تحسین کی نہیں ہونگی۔ لوگ باتیں کریں گے۔ اور اگر وہ شخص سنے گا تو اسے وہ باتیں پسند نہیں آئیں گی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ لوگ کہتے ہیں کہ زنجیر کی مضبوطی اس کی سب سے کمزور کڑی ہوتی ہے۔ گویا اس اجتماعی کوشش کو اس محنت نہ کرنے والے شخص کے معیار پہ پرکھا جائے گا اور جو لوگ محنت کر رہے ہوں گے ان پر یہ کتنا ظلم ہوگا کہ ان کے متعلق بھی ویسے ہی خیالات کا اظہار کر دیا جائے جیسے خیالات محنت نہ کرنے والے شخص کے متعلق ظاہر کئے جا رہے ہوں۔

گذشتہ دنوں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز نے جماعتی کاموں میں محنت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بعض ایسے گوشوں کی طرف اشارہ فرمایا جہاں محنت نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کی کارکردگی بری طرح متاثر ہو رہی تھی۔ حضور انور نے تلقین فرمائی کہ نظام کے مطابق محنت کر کے۔ اور پوری لگن کے ساتھ۔ ان گوشوں کے خلاؤں کو دور کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ محنت ہم سب کی زندگی کا اصول بن جانا چاہیئے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

ہر لمحہ بدلتے ہوئے حالات کو دیکھو
انسان کے افکار کو عادات کو دیکھو
جس شخص کے ہاتھ آج نظر آئیں بہت صاف
کر پاؤ تو کل اس کے حسابات کو دیکھو

ابو الاقبال

○

رات کو بھی دن سمجھ کر طے کئے ہیں فاصلے
اس طرح کام آگئے ہیں بیکلی کے رتجگے

آرزو کی گود میں پلتا رہا عزم بلند
سرنگوں ہوتے رہے ہیں مرحلوں پر مرحلے

میں نے دار و گیر سے جوڑا ہے رشتہ ذوق کا
شوق نے روشن کئے ہر گام پر خوں کے دیئے

کب کسی کا ہاتھ تھامے میں سوئے منزل گیا
کب نگاہوں نے کہیں دیکھا سہارے کیلئے

ہم کہاں سے چل کے چلتے چلتے پہنچے ہیں کہاں
بیٹھ رہنے کی تمنا تھی جنہیں وہ رہ گئے

مجھ پہ پڑنے دو تم اپنے ظلم کی پرچھائیاں
راس آنے دو مجھے تم دوستی کے ملگجے

دور کی آواز میں بھی اک رسیلا قرب ہے
کیا مرے حسن سماعت کے ہیں یہ سب معجزے

دیکھ کر کیا کیجیئے ان راستوں کے اونچ نیچ
ہم کو ہر حالت میں طے کرنے ہیں یہ سب فاصلے

انکے ہاتھوں میں ہیں پتھر میرے ہاتھوں میں ہیں پھول
دیکھئے کس کے بدن سے اب لہو بہنے لگے

وہ نسیم اپنی رعائت کر کے خوش تو تھے مگر
بے مروت احتساب فکر و فن میں بہہ گئے

نسیم سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"دعا کرانے والے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرے اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ جہاں تک ممکن ہو تم اپنے آپ کو درست کرو اور یہ یقیناً سمجھ لو کہ انسان کا پرستار کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔"
ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۰۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

تلقین عمل

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۳۔ اگست ۱۹۳۸ء کو ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

غرض دین کی راہ میں قربانی بہترین چیز ہے اور جنہیں یہ حاصل ہو ان کی قدر دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم نے ایسا ہی کیا ہے۔ حضرت عمرؓ کے متعلق آتا ہے۔ کہ آپ دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے شہادت حاصل ہو اور مدینہ میں ہی ہو۔ آخر انہیں حاصل ہوگئی اور مدینہ میں ہی حاصل ہوئی۔ مگر تعجب ہے۔ ان جیسے انسان نے یہ دعا کس طرح کی۔ مدینہ میں انہیں شہادت ملنے کے یہ معنی تھے کہ دشمن مدینہ پر حملہ کرے اور وہ اس قدر غلبہ پالے کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو قتل کردے۔ مگر باوجود اس کے حضرت عمرؓ شہادت کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا درجہ ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ اس کی تمنا کیا کرتے تھے۔ یہ روح اور یہ ولولہ ہر احمدی کو اور خاص کر ہر احمدی نوجوان کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے اور ایک ایک طالب علم کے ذہن نشین یہ بات کر دینی چاہیئے کہ اصل چیز جس کا قائم رہنا ضروری ہے وہ (۔) اور احمدیت ہے۔ ہر احمدی قصر احمدیت کی اینٹ ہے۔ اور اگر کسی وقت کسی اینٹ کو اس لئے توڑ کر پھینکنا پڑے کہ قصر احمدیت کے لئے یہی مفید ہے تو اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھنا چاہیئے دیکھو اینٹ جب تک مکان کی دیوار میں لگی رہے۔ صرف اینٹ ہے لیکن مکان میں اگر کسی جگہ سوراخ ہو جائے جس میں سے پانی اندر آنے لگے۔ اور اس وقت ایک اینٹ نکال کر اسے پلیسا جائے اور اس طرح مصالحہ بنا کر سوراخ کو بند کر دیا جائے۔ تو وہ اینٹ مکان بن جائے گی۔ اسی طرح جو شخص قوم کے لئے فنا ہو جاتا ہے وہ ثابت کر دیتا ہے کہ اس نے قوم کے لئے قربانی کی ہے۔ اور جو قوم کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیتا ہے وہ خود نہیں رہتا بلکہ قوم بن جاتا ہے۔ یہ ہے وہ روح جو ہر احمدی نوجوان کے دل میں پیدا کرنی چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ جن میں یہ روح پیدا ہو جاتی ہے وہ معمولی انسان نہیں رہتے ان کے چہروں سے ان کی باتوں سے اور ان کے اعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ انسان نہیں بلکہ مجسم موت ہیں۔ بدر کے موقعے پر جب کفار نے اسلامی لشکر کا جائزہ لینے کے لئے آدمی بھیجے تو انہوں نے آکر کہا کہ سواریوں پر ہمیں آدمی نظر نہیں آتے بلکہ موتیں نظر آتی ہیں۔ ان سے نہیں لڑنا چاہیئے۔ ورنہ ہماری خیر نہیں۔ جب نوجوانوں میں ہمیں یہ روح نظر آجائے گی اور ہم دیکھیں گے کہ وہ (دین حق) کے لئے قربان ہونے کے منتظر بیٹھے ہیں اور پر تولے ہوئے اس بات کے منتظر ہیں۔ کہ کفر کی چڑیا آئے اور اس پر جھپٹ پڑیں۔ اس دن ہم سمجھیں گے کہ تحریک جدید کا بورڈنگ بنانے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا۔

۱۹۲۵ء میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے بچوں کی تربیت کے متعلق ایک خطبہ ارشاد فرمایا:۔

حضور نے فرمایا:

اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے صرف ارادہ ہی کر لینا کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ مشق اور محنت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ محنت اور مشق کے بغیر محض ارادہ کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ لیکن جہاں ارادہ کے ساتھ مشق کا ہونا ضروری ہے اور بغیر محنت مشقت کے محض ارادہ بے فائدہ ہے وہاں پر یہ بات بھی ہے کہ وہ مشق اور محنت بھی خاص حالات اور خاص اوقات سے تعلق رکھتی ہے اور بہترین حالات اور واقعات میں سے جو اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے مناسب اور موزوں ہیں۔ ان میں سب سے بڑھ کر بچپن کا زمانہ ہے۔ بچپن کے زمانہ میں جس آسانی کے ساتھ ایک بچہ کسی کسب کو سیکھ سکتا ہے اور اس کے لئے محنت اور مشقت کی تکلیف برداشت کر سکتا ہے۔ بڑی عمر میں برداشت نہیں کر سکتا۔ بچے کے احساسات اسی قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ محنت اور مشقت کو بہت کم محسوس کرتا ہے۔ وہ اس خالی پیالے کی طرح ہوتا ہے جس میں ہر ایک چیز ڈالی جا سکتی ہے۔ بچہ ہر ایک کام کے سیکھنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اسی لئے جس امر کی اس کو مشق کرائی جائے وہ بآسانی کر سکتا ہے۔

مجھے اپنے بچپن کا زمانہ یاد ہے اور وہ حالات اور واقعات بالکل میری آنکھوں کے سامنے ہیں کہ سخت سے سخت تپش اور شدید گرمی کے وقت میں باہر نکل جاتا اور تپش اور گرمی بالکل محسوس نہ کرتا۔ بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ میں اپنے نفس میں اپنے اوپر یہ بڑا ظلم سمجھا کرتا تھا جب مجھے والدہ صاحبہ یا دوسرے نگران گرمی میں باہر نکلنے اور کھیلنے سے روکتے تھے میں اس گرمی میں باہر نکل جاتا اور کچھ محسوس نہ کرتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو خیالات بچپن میں میرے ذہن میں پیدا ہوتے تھے۔ وہی دوسرے بچوں کے دلوں میں بھی پیدا ہوتے ہوں گے۔ جبکہ انہیں گرمی کے وقت باہر نکلنے سے روکا جاتا ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ بچپن میں ایسی باتوں کا احساس نہیں ہوتا تو جس قدر محنت اور مشقت کی تکلیف کو ایک بڑا آدمی محسوس کرتا ہے۔ بچہ اس کو محسوس نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت اس کے احساسات کو باطل کیا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو کسی امر کے لئے مشق کرنے میں اتنی دقت محسوس نہیں ہوتی اور جن باتوں کی اس وقت مشق کرتا ہے۔ ان کا آئندہ زندگی میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ لیکن جن کی مشق بچپن میں نہ ہو ان میں بڑی عمر میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ تین آدمی مجھے ایسے معلوم ہیں جو نماز میں صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ بچپن میں انہیں صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی مشق نہیں کرائی گئی۔ یا کسی نے ان کو ٹوکا نہیں تا وہ صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی عادت ڈالتے۔ یا ٹوکنے والوں سے ان کا اس طرح بیٹھنا پوشیدہ رہا اور اب بڑی عمر میں وہ صحیح طور پر نہیں بیٹھ سکتے۔ وہ تو نہایت مخلص اور ہماری جماعت میں شامل ہیں اور ایک کا ہماری جماعت سے تعلق نہیں۔ اگر اب وہ چاہیں اور کوشش بھی کریں تو صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے۔ تو بچپن کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے کے اس وقت کے حالات کے ماتحت اس سے جس قسم کی مشق کرائیں وہ بآسانی کر سکتا ہے لیکن اگر بچپن میں جھوٹ یا چوری وغیرہ کی بد عادات پڑ جائیں تو بڑے ہو کر ان کو کتنے ہی وعظ و نصیحت کئے جائیں۔ کتنا ہی سمجھایا جائے اور کتنی ہی ملامت کی جائے۔ لیکن وہ ان افعال کو برا سمجھتے ہوئے بھی ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں میں نے دیکھا ہے ایسے لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور پھر روتے ہیں کہ ہم سے یہ غلطی ہو گئی چوری کرتے ہیں اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ ہم سے ایسا ہوا۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے انہوں نے خود ہی اپنی غلطی کو محسوس کر کے چوری کا اقرار کیا اور اس کا ازالہ بھی کر دیا۔ لیکن پھر بھی چوری کی عادت سے باز نہیں رہ سکتے۔ تو بچپن کی عادات انسان کے ساتھ جاتی اور باقی رہتی ہیں۔ (سوائے اس کے جو اللہ چاہے) اس لئے بچپن میں بچوں کو اخلاق فاضلہ کی مشق کرانی چاہیئے۔ اس سے آئندہ نسلوں کے اخلاق کی حفاظت ہو جائے گی۔ یہ بچپن میں تربیت نہ ہونے کا نتیجہ ہے کہ کئی ایسے آدمی ہیں جو بہت مخلص اور نیک ہیں۔ لیکن بے ساختہ ان کے منہ سے گالیاں نکل جاتی ہیں۔ بعض مصنف ہیں جو مخلص ہیں لیکن باوجود احتیاط کے ان کے قلم سے درشت الفاظ نکل جاتے ہیں۔ اور جب سمجھایا جائے تو نہایت سنجیدگی اور متانت سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو کوئی سخت لفظ نہیں لکھا۔ یہ بچپن کی عادت کا نتیجہ ہے کہ وہ اس فعل کی مضرتوں سے واقف ہوتے ہوئے بھی اس سے بچ نہیں سکتے۔ حضرت امام جماعت اول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرمایا کرتے تھے ایک شخص کی نسبت مجھے خبر دی گئی کہ وہ بہت گالیاں دیتا ہے ایک روز علیحدگی میں میں نے اسے نصیحت کی کہ میں نے سنا ہے آپ بہت گالیاں دیتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے انسان کے اپنے اخلاق بھی خراب ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ یہ سن کر بے اختیار نہایت گندی اور فحش گالی دے کر کہنے لگا کون کہتا ہے میں گالیاں دیتا ہوں۔ تب میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص معذور ہے۔ بلا ارادہ گالی اس کے منہ سے نکل جاتی ہے۔ کیونکہ وہ چاہتا نہیں تھا کہ گالی دے مگر بے اختیار اس کے منہ سے گالی نکل گئی اور وہ محسوس بھی نہیں کرتا تھا کہ میں تو اب بھی گالی دے رہا ہوں۔ تو انسان کو کسی عیب کی عادت ہو جاتی ہے پھر وہ اس عیب کو عیب ہی نہیں سمجھتا۔ اور اگر سمجھتا ہے تو کرتے وقت اس کو محسوس نہیں کرتا۔ ایسے

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

پُرانے لاہور کے پُرانے حکیم

نون ۔ سین

محترم میاں محمد شفیع صاحب (م ۔ ش) نے "نوائے وقت" میں "نئیں ریساں شہر لاہور دیاں" مضمون کی ایک قسط میں پرانے لاہور کے پرانے حکیموں کا ذکر کیا ہے۔ ہم اس مضمون کے ایک دو اقتباسات نوائے وقت اور محترم محمد شفیع صاحب کے شکریے کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

چونکہ آپ نے ہومیوپیتھی کا بھی ذکر کیا ہے اور جس زمانے کی وہ بات کر رہے ہیں۔ اس زمانے میں ایک ہومیوپیتھ ڈاکٹر سے ہمارا بھی کسی قدر تعلق تھا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھی اپنی یادداشت کو محترم میاں صاحب کی یادداشت کے ساتھ ملا کر پیش کر دیں۔ یہاں سے "ہم" کی بجائے "میں" سے مضمون شروع کرتا ہوں۔

یہ سن ۳۷ ، ۳۸ کی بات ہے کہ میں ایف اے پاس کرنے کے بعد لاہور میں مقیم تھا کہ کسی شخص نے مجھے بتایا کہ میو روڈ جو آج کل شاہراہ اقبال کہلاتی ہے۔ وہاں ایک ڈاکٹر مسعود صاحب ہیں جو بہت بڑے ہومیوپیتھ ہیں اور علاج معالجے کے علاوہ ایک رسالہ "ہومیوپیتھک میگزین" بھی شائع کرتے ہیں انہیں ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو ان کے لئے انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر سکے اور اسی طرح ہومیوپیتھک میگزین کی ادارت میں بھی ان کی مدد کر سکے۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے نہایت ملائمت اور شرافت سے میرے ساتھ گفتگو کی۔ اور جب انہیں یہ پتہ چلا کہ میرا تعلق احمدیہ جماعت سے ہے تو کہنے لگے کہ میں ایک دفعہ قادیان بھی گیا تھا۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا علاج کرنے کے لئے۔ میں سٹیشن سے اترا اور ان کی کوٹھی تک پہنچتے پہنچتے اس احساس کو پکا کرتا گیا کہ بنجر سی زمین ہے یہاں تو مجھے ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ بہرحال یہ تو جملہ معترضہ تھا۔

مجھ سے کہنے لگے کہ یہ دو تین رسالے ہیں تشخیص الامراض اور ایک خواص ادویہ یا ایسا ہی کچھ (اب اس کا نام تو یاد نہیں رہا) اور ایک اور رسالہ۔ چھوٹے چھوٹے رسالے تھے۔ کہنے لگے ان کا ترجمہ کریں۔ جب میں کچھ ترجمہ کر لیتا تو وہ میرے ساتھ مل کر اس ترجمے پر نظر ثانی کرتے اور اس طرح ہم نے دو تین رسالے چھپوائے۔ جہاں تک ہومیوپیتھک میگزین کا تعلق ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ان دنوں اس بات کا چرچا تھا کہ انگلستان میں ہومیوپیتھی کے لئے ہسپتال میں بیڈز رکھے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر مسعود صاحب نے مجھے کہا کہ میں ایک اداریہ اسی موضوع پر لکھوں۔ کہ ہندوستان میں بھی ہومیوپیتھی کے لئے ہسپتالوں میں بیڈز رکھنے چاہئیں۔ چنانچہ ہندوستان میں اس موضوع پر سب سے پہلا اداریہ ہومیوپیتھک میگزین نے ہی شائع کیا۔ مجھے یہ بات بھی کبھی نہیں بھولی کہ ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب اور میں گوال منڈی سے میو روڈ جا رہے تھے راستے میں مجھ سے کہنے لگے سنا ہے آپ شعر بھی کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ ہاں کہتا ہوں تو بڑی حسرت کے ساتھ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ جب لوگ اس دنیا سے گزر جاتے ہیں تو لوگ ان کے مرثیے لکھتے ہیں نہیں جانتا کہ میری وفات پر کوئی مرثیہ لکھے گا یا نہیں۔ میری اور ان کی رفاقت تو بہت تھوڑے عرصے کے لئے رہی لیکن یاد ایک دوسرے کو ایک لمبے عرصے تک رکھا میں تعلیم کی تکمیل کے بعد زندگی وقف کر کے نائیجیریا چلا گیا اور ۲۰ ، سال کا عرصہ وہاں گزارنے کے بعد جب واپس آیا تو میں نے ڈاکٹر مسعود صاحب کو خط لکھا اور اپنے ان کے ساتھ گزرے ہوئے ایام کی یاد دلائی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے محبت بھرے جواب میں مجھے تحریر کیا کہ باتیں تو ساری یاد آگئیں چہرا آنکھوں کے سامنے نہیں ہے۔ کیا آپ نے صرف دین ہی کا کام کیا یا دنیا بھی کمائی ہے۔

خیر میرے لئے تو یہ ایک ضمنی سی بات تھی۔ میں باہر دنیا کمانے گیا ہی نہیں تھا اور یہ کہہ نہیں سکتا کہ دین کا کچھ کمایا یا نہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ۲۰ ، سال تک اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا میں خدمت کرنے کی توفیق دی۔

اب محترم میاں محمد شفیع صاحب (م۔ش) کے مضمون کے اقتباسات ملاحظہ کیجئے۔

جس دور کے لاہور کا میں ذکر کر رہا ہوں اس دور میں لاہور کی پانچ چھ لاکھ آبادی کے لئے علاج و معالجہ کی سہولتیں واجبی تھیں۔ ایلوپیتھی علاج کے لئے میو ہسپتال تھا۔ میونسپل کمیٹی کی چند ڈسپنسریاں تھیں۔ گنگا رام ہسپتال زیر تعمیر تھا۔

اس زمانے میں ہر گلی اور کوچے میں یونانی اطباء جن میں بیشتر عطائی ہوتے تھے اپنا کاروبار حکمت چلاتے تھے۔ لیکن یونانی اطباء میں اس زمانے میں "الحکیم" کے مالک کلیم صاحب کے علاوہ بیرون موچی گیٹ ان کے ایک عزیز حکیم محمد شریف صاحب ایک اعلیٰ پایہ کے طبیب تھے۔ وہ نہ صرف ایک اعلیٰ پایہ کے طبیب تھے بلکہ وہ نہایت درجہ کے عبادت گزار، تہجد گزار اور تمام احکام الٰہی کی سختی سے پابندی کرنے والے تھے۔ حکیم انور بابری ان کے صاحبزادے تھے اور حکیم انور بابری ہمارے خلافت پاکستان گروپ کے سرگرم رکن تھے۔ تحریک ختم نبوت میں ان کو بھی گرفتار کیا گیا اور انہیں قلعہ میں نظر بند کیا گیا میں قلعہ اور جیل سے رہا ہو کر آزاد فضا میں گھوم رہا تھا اور میں نے اپنے ذمے اپنے دوستوں کی رہائی کا ذمہ لے لیا تھا۔

چنانچہ طے ہوا کہ حکیم محمد شریف صاحب میرے ساتھ لاہور چھاؤنی میں فوج کے اعلیٰ افسران سے مل کر میرے ساتھ اپنے بیٹے کی رہائی کی اپیل کریں گے۔ حکیم صاحب نے میری کار میں سوار ہونے سے پہلے مجھے واشگاف الفاظ میں بتایا کہ شفیع صاحب! آپ کے کہنے پر فوجی افسروں سے ملنے جا رہا ہوں۔ مجھے انور (بابری) کی زندگی بہرحال عزیز ہے اور میں اس کے لئے حسب توفیق کوشش بھی کر رہا ہوں۔ لیکن ایک بات سن لیں مجھ سے کسی بڑے سے بڑے افسر کے سامنے لجاجت نہیں ہو سکے گی۔ میں اپنے خدا اور صرف اپنے خدا سے لجاجت کرتا ہوں۔ حکیم صاحب قبلہ واقعی ایک سچے مسلمان تھے اور جو کچھ انہوں نے فرمایا تھا۔ اسی کے مطابق انہوں نے تمکنت اور خودداری سے لاہور کے سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے بات کی اور انور بابری قلعہ سے باہر آگئے۔

انور بابری صاحب اپنے والد کے انتقال کے بعد موچی گیٹ کے باہر ایک مختصر سے مکان میں طبابت کرتے رہے لیکن وہ ہر وقت یاد خدا میں مصروف رہتے تھے۔ دن میں ہزاروں مرتبہ تسبیح پر درود شریف پڑھتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد ان کی بیوہ اور بچے ہر لحاظ سے بے آسرا ہو گئے تھے۔ لیکن مولانا عبدالستار خاں نیازی اور بابری صاحب کے ایک چھوٹے بھائی نے جو ان دنوں سعودی عرب میں اعلیٰ پایہ کے ڈاکٹر ہیں۔ بابری صاحب کے خاندان کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا اور آج خدا کے فضل سے انور بابری کے بیٹے اور بیٹیاں عملی زندگی میں کامیابی سے داخل ہو چکے ہیں۔ حکیم انور بابری نے انتقال کے وقت اپنی اولاد کے لئے کوئی جائیداد نہ چھوڑی تھی۔ حکیم انور بابری کے ایک چچا جو حکیم تھے "الحکیم" نام سے ایک ماہوار رسالہ نکالتے تھے جو اس زمانے میں بہت شہرت رکھتا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے اس وقت ان کا نام یاد نہیں آ رہا لیکن ان کے ایک صاحبزادے (یا عزیز) ڈاکٹر منیر الدین چغتائی پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔ ڈاکٹر منیر الدین چغتائی اور ان کی بیوی خالدہ چغتائی نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا تھا اور جیل کاٹی تھی۔

لاہور کے دوسرے نامور اطباء میں شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی تھے۔ بیڈن روڈ پر رہائش تھی اور وہیں حکمت بھی کرتے تھے۔ حکیم محمد حسن قرشی کو یہ تاریخی اعزاز حاصل ہے کہ وہ حضرت اقبالؒ کے آخری ایام میں ان کے معالج تھے۔ حضرت علامہ اقبال نے اس آخری شب میں جس شخص کو بار بار یاد کیا وہ حکیم محمد حسن قرشی تھے۔

حکیم محمد حسن قرشی کے صاحبزادے آفتاب قرشی نے تحریک پاکستان میں سٹوڈنٹ لیڈر کی حیثیت میں بہت سرگرم حصہ لیا۔ وہ ایک انتھک سیاسی کارکن تھے اور کارکنوں کے حقیقی بہی خواہ اور ان کے محور و مرکز تھے۔ ان کا عین عالم شباب میں انتقال ہوا اور وہ میانی صاحب میں اپنے والد کی قبر کے ساتھ ابدی نیند سو رہے ہیں۔ حکیم محمد حسن قرشی کے باقی ماندہ تینوں بیٹے طبیب ہیں اپنے والد کی روایات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پبلسٹی کا فن بھی سیکھ لیا ہے چنانچہ اب وہ خدا کے فضل سے لاکھوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ اللھم زد فزد۔

ایک اور نامور طبیب نباض حکیم نیر واسطی تھے وہ میرے کالج کے زمانے میں چونے منڈی میں ایک بالائی منزل پر حکمت کیا کرتے تھے۔ بعد میں انہوں نے مستی گیٹ کے باہر اقبال پارک کے سامنے ایک کوٹھی خرید کر وہاں طبابت شروع کی۔ حکیم نیر واسطی ایک اعلیٰ پایہ کے طبیب ہونے کے علاوہ ایک مشہور شاعر اور ادیب تھے۔ جنرل ضیاء الحق کی مجلس شوریٰ میں ان کا تین سال تک ساتھ رہا۔ حکیم صاحب ترکیہ کے بہت مداح تھے اور وہ پاکستان میں ترکیہ کے اعزازی قونصل بھی رہے۔ اب ان کے ایک صاحبزادے ان کی مسند حکمت پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ وہ اپنے والد کی روایات کو زندہ رکھنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے کوشاں ہیں۔

اس دور میں ہومیو پیتھی کا چرچا شروع ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر خاں چاند اور ہومیو پیتھی علاج کے بہت نامور نام تھے۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل نامی جنہوں نے فیض باغ میں ہومیو پیتھی کا کلینک کھول رکھا تھا اور جو خاکساروں کی قیادت میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے میرے مربی تھے۔ میں ان کے کلینک میں ایک سال کے قریب قیام پذیر رہا۔ ان کے ساتھ قیام کے دوران مجھے مرزا عبدالحمید بیگ سے تعارف کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرزا عبدالحمید بیگ طبابت کے علاوہ طالب علموں کی لیڈری بھی کرتے تھے۔ انہوں نے "اصلاح نوجواناں" کے نام سے ایک ادارہ بنا رکھا تھا جس کے ساتھ وابستہ نوجوان اسلام کے بے باک سپاہی شمار ہوتے تھے۔

اس زمانے میں ایلو پیتھی ہو یا ہومیو پیتھی یونانی ہو یا آیورویدک طریقہ علاج۔ آج کل کی طرح مریض کی کھال نہیں ادھیڑی جاتی تھی بلکہ تین چار روپے میں مہنگے سے مہنگا نسخہ تیار ہو جاتا تھا۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی۔ حکیم نیر واسطی اور حکیم محمد شریف اس قدر نامور ہونے کے باوجود مریض سے کوئی فیس وصول نہیں کرتے تھے۔ ہومیو پیتھی علاج تو آنوں میں ہوتا تھا۔ میو ہسپتال کے اعلیٰ سے اعلیٰ پایہ کے ڈاکٹر جو غیر ملکی ڈگریوں سے آراستہ ہوتے تھے معائنہ کی فیس ۱۶ روپے وصول کرتے تھے۔

انارکلی میں بیلی رام کی دکان آج کل کے دور میں فضل دین اینڈ سنز کی طرح خوب چلتی تھی۔ بیلی رام کے ہاں ہر قسم کی پیٹنٹ ادویات ملتی تھیں۔ اتنے وسیع کاروبار کے باوجود بیلی رام کی دکان پر ایک مسلمان بھی ملازم دیکھنے کو نہیں ملتا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد بیلی رام کے مالکوں میں سے بعض نے لاہور میں قیام کی کوشش کی اور بے دلی سے کچھ عرصے سے کام بھی کیا لیکن آخرکار سب کچھ سمیٹ کر بھارت چلے گئے۔

انارکلی کے باہر ڈھلا رام کی دکان ہوتی تھی۔ جہاں پر نزلہ۔ زکام۔ بخار وغیرہ کا علاج دس بارہ آنے کی دوائی میں ہو جاتا تھا۔

دراصل مہنگائی اور سستا پن طلب اور مانگ کے اصول کی رہین منت ہیں۔ انگریز حکمرانوں کی پالیسی یہ تھی کہ روپے کی سپلائی میں کمی رکھو۔ ایک زمانے میں تو چاندی کا روپیہ چلتا تھا اس زمانے میں ایک روپیہ کا وزن بھی ایک تولہ ہوتا تھا اس بنا پر روپے کی قوت خرید بہت مؤثر تھی۔ میرے بڑے بھائی کپتان غلام محمد صاحب اس زمانے میں فوج میں صوبیدار تھے ان کی تنخواہ ایک سو روپے ماہوار تھی۔ ہم دو بھائی اور ان کا ایک بیٹا کالج میں پڑھتے تھے وہ صرف اس سو روپے میں ہم تینوں کے کالج کی فیسوں، کتابوں اور دوسرے اخراجات پورے کرتے تھے بلکہ انہوں نے تین ہزار روپوں سے مغل پورہ لاہور میں ایک اچھا خاصا مکان بھی خرید لیا تھا۔ آج سو روپوں میں دو سیر گوشت خریدا جا سکتا ہے ہمارے دور میں موجودہ مہنگائی ایک خوفناک انقلاب کا راستہ ہموار کر رہی ہے۔ تنخواہ پانے والے لوگوں کا بہت برا حال ہے لیکن جو کاروبار کرتے ہیں یا پیشوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کی پانچوں گھی میں ہیں۔

لاہور کے حکیموں اور ڈاکٹروں کا ذکر ڈاکٹر متھراداس کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر متھراداس جن کی ایک عظیم الشان کوٹھی ٹمپل روڈ پر تھی امراض چشم کے ماہر تھے۔ وہ موتیا کا آپریشن ایک دن میں سینکڑوں کے حساب سے کیا کرتے تھے۔ انہوں نے پہلے پہل اپنا کام موگا ضلع فیروزپور میں شروع کیا تھا۔ انہوں نے ہزاروں، لاکھوں لوگوں کو دوبارہ بینائی کی آسودگی سے ممنون کیا۔ انہوں نے حضرت علامہ اقبالؒ کی آنکھوں کا معائنہ بھی کیا تھا اور کہا تھا کہ آپ کا موتیا پک رہا ہے۔ میں موقع آنے پر آپ کے دولت کدے پر حاضر ہو کر آپریشن کروں گا۔ افسوس کہ اس کی نوبت نہ آئی۔ حضرت علامہ اقبالؒ آنکھ کے آپریشن سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ میں یہاں پر لالہ لاجپت رائے کے ایک احسان کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے پنجاب کے لوگوں پر لاہور میں گلاب دیوی تپ دق ہسپتال کے قیام سے کیا تھا۔ میری اطلاع کے مطابق گلاب دیوی ان کی والدہ تھیں انہوں نے اپنی والدہ کے نام پر ماڈل ٹاؤن (لاہور) سے آگے کوٹ لکھپت کے نزدیک ایک ایسی جگہ میں جو اس وقت شہری سہولتوں کی آسائشوں سے محروم تھی۔ زرعی زمین خرید کر تپ دق کے علاج کے لئے ہسپتال قائم کیا تھا۔ آج یہ ہسپتال لاہور کے وسط میں آ چکا ہے اس میں بے شمار لوگ اعلیٰ پایہ کے ڈاکٹروں کے زیر علاج رہ کر تپ دق جیسے موذی مرض سے شفایاب ہوتے ہیں۔ پاکستان کے قیام کے بعد اس ہسپتال میں خاصی وسعت آ چکی ہے نئے نئے وارڈ قائم ہو چکے ہیں۔

بہرحال یہ تو محض بطور جملہ معترضہ کے تھا، میں گلاب دیوی ہسپتال کا ذکر کر رہا تھا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ڈاکٹر احسان جیسے با اخلاق انسان اور تجربہ کار ڈاکٹر کی قیادت میں یہ ہسپتال دن رات مریضوں کی خدمت میں مصروف ہے اس کیلئے ہمیں لالہ لاجپت رائے کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔

آسمانی بجلی کا اندازہ

کچھ لوگ تو اسی کو بہت بڑی بات سمجھتے ہیں کہ آسمان بالکل صاف ہو اور میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ یہ پیشگوئی کر دے کہ بادل آنے والے ہیں۔ اور پھر بادل آ بھی جائیں۔ بھلا ان لوگوں کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ کہیں بخارات جمع ہو رہے ہیں اور وہ اس طرف کا رخ کریں گے۔ لیکن خیر یہ بات تو اب پرانی ہو گئی ہے۔ اب تو یہ بھی بتایا جا سکتا ہے کہ بادلوں میں سے بجلی کب چمکے گی اور وہ بجلی چمک کر کس جگہ گرے گی۔ اور کس قسم کا نقصان کرے گی۔

یہ بات شروع تو امریکہ سے ہوئی ہے۔ جہاں ایسے آلات تیار کر لئے گئے ہیں جو بادلوں میں سے بجلی کے چمکنے کی اطلاع دے سکیں اور یہ بھی بتا سکیں کہ وہ کہاں گرے گی۔ لیکن اس کی طرف توجہ زیادہ جاپان میں کی جا رہی ہے۔ جو لوگ پارکوں اور سیٹلائٹ کے ذریعے براڈ کاسٹنگ وغیرہ استعمال کرتے ہیں انہیں اس بات کی خاص طور پر ضرورت پڑتی ہے کہ اپنے پروگرام جاری کرنے سے پہلے وہ یہ معلوم کر سکیں کہ ان کے پروگرام کے اوقات میں کہیں بجلی تو نہیں گرے گی۔ کیونکہ اگر ایک پارک میں ہزاروں لوگ کوئی تماشا دیکھنے یا کسی اور فنکشن کے سلسلے میں جمع ہوئے ہوں۔ اور خدانخواستہ وہاں بجلی گرے تو خاصے نقصان کا امکان ہے۔ اور جن لوگوں نے اس پارک میں کسی فنکشن کا اہتمام کیا ہو گا۔ ان کے لئے تو یہ چیز نہایت تکلیف دہ ہو گی اور شاید نقصان بھی ان کی برداشت سے باہر ہو۔

کہتے ہیں کہ جاپان میں ہر سال آسمانی بجلی کے ذریعے ۷۰ نہایت خطرناک حادثات ہوتے ہیں۔ جن سے بہت تعداد میں جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ ایک فرم جس کا ہیڈ آفس ٹوکیو میں ہے وہ امریکہ کی ایک کمپنی کے ساتھ مل کر لائٹننگ پوزیشن اینڈ ٹریکنگ سسٹم مارکیٹ میں لا رہی ہے۔ اسکا نام الفاظ کے پہلے حروف لے کر LPATS بنتا ہے۔ اسکی قیمت فی الحال ۱۱۵۳ ڈالر سے لے کر ۲۷۰۰۰ ڈالر تک ہے۔ یعنی ایک مہینے میں اتنی رقم خرچ کر کے آپ یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ کہاں کہاں اور کس وقت آسمانی بجلی گرے گی اور وہ کس حد تک نقصان پہنچانے کی اہل ہو گی۔ اس کا ۳۰۰x۴۰۰ کلومیٹر ۶ ۔ ریلیورنٹ ورک ۵ء۱ ملین مربع کلومیٹر پر حاوی ہو سکتا ہے اس میٹرولوجیکل فرم نے اپنا LPATS ڈزنی لینڈ کو بھی فروخت کیا ہے۔ اور اسے استعمال کرتے ہوئے ٹوکیو ڈزنی لینڈ نے کئی دفعہ پریڈ کو منسوخ کیا ہے۔ اور اور کئی دفعہ تقریب دیکھنے والوں کو وہاں سے بحفاظت نکالا ہے۔ اور یہ سب کچھ انہوں نے LPATS کے انتباہ پر کیا ہے۔ یہ سسٹم بجلی کی کمپنیوں کے لئے بھی نہایت مفید ثابت ہو گا۔ کیونکہ اپنی عمارات پر بجلی گرنے سے قبل معلومات حاصل کر لینے کی وجہ سے حفاظتی اقدام کر سکیں گے۔

بات یہ ہے کہ جہاں تک تحقیقات کا تعلق ہے۔ اسکی کوئی حد نہیں۔ انسان ہر جہت سے آگے سے آگے جا رہا ہے جو چیز اس نے کل ایجاد کی تھی آج وہ اس سے بہتر سوچ رہا ہے اور آنے والے کل میں اس سے بھی زیادہ بہتر چیز دنیا کو مہیا کر سکے گا۔ عوام الناس کو تو اس بات کا پتہ نہیں چلتا وہ اپنی روزی کمانے کے لئے دن بھر اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں لیکن جو لوگ سائنسی تحقیقات میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں وہ ہر لمحہ یہی سوچتے رہتے ہیں کہ دنیا کو کس طرح بہتر سے بہتر بنایا جائے۔ اور کس طرح اچھی سے اچھی اور مفید سے مفید چیز ایجاد کی جائے اور جب چیز ایجاد ہو جاتی ہے تو ہم جیسے عوام الناس اسکی کارکردگی کے متعلق سن کر حیران رہ جاتے ہیں۔

ضرورت ہے

تعلیم و تربیت کے لئے ہمیں چند پروجیکٹرز کی ضرورت ہے۔ خواہ ہاتھ سے چلانے والے ہوں یا آٹومیٹک۔ پرانے یا نئے۔ قیمت حسب منشا ادا کی جائے گی۔

فوری رابطہ کے لئے

محمد اسماعیل منیر

سیکرٹری حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ فون ۵۹۰

یا تحریک جدید کوارٹر ۸۶۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم ناصر محمود احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب اختر اسلام آباد کا نکاح عزیزہ ارم رؤف صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب آف بوریوالہ کے ہمراہ مورخہ ۱۶، اکتوبر کو بعد نماز عشاء احمدیہ دارالحمد بوریوالہ میں بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

تلاش گمشدہ

○ ایک نوجوان شاہد ظہور ابن چوہدری ظہور الدین صاحب ساکن موضع لدھڑ سیالکوٹ عمر ۲۱ سال قد تقریباً ۵ فٹ چھ انچ۔ رنگ گندمی۔ سر پہ چوٹ کا نشان ہے۔ ذہنی توازن درست نہیں لیکن اپنا نام اور پتہ بتا سکتا ہے۔ مرگی کی بیماری بھی ہے۔ ۳۱، جولائی ۱۹۹۰ء سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پہ اطلاع دیں۔

عبدالحمید گوندل۔ گوندل الیکٹرانکس
اردو بازار۔ سیالکوٹ شہر

درخواست دعا

○ عزیزہ عالیہ طاہر صاحبہ بنت طاہر احمد تنویر صاحب الیکٹریکل اسسٹنٹ مینجر پاک سعودی فرٹیلائزرز لمیٹڈ میرپور ماتھیلو کے ہاتھ کا آپریشن کراچی میں ہو رہا ہے۔ اس سے قبل بھی آپریشن ہوا تھا۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ اور دو رگیں آپس میں مل گئیں۔

○ مکرم نصیر الدین صاحب ولد میر نور الدین صاحب گردے میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں اور جرمنی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب۔ ربوہ کی ہمشیرہ نصرت یاسمین کے گردوں میں سخت تکلیف ہے ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ عزیزہ شوگر کی مریضہ بھی ہیں۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب آف کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کی بیٹی عزیزہ نزہت بعمر ۲، سال کا ایک بازو اور ہاتھ اُبلتا ہوا دودھ گر جانے کی وجہ سے شدید جل گیا ہے۔ عزیزہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۶۶ میں سید تنویر احمد شاہ ولد سید بشیر احمد شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹،۶،۸۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) چاندی کی انگوٹھی مالیتی ۷۰/- روپے پاکستانی (۲) گھڑی کلائی مالیتی ۵۰۰/- روپے پاکستانی (۳) کار مالیتی ۵۰۰/- ڈالر کینیڈین۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید تنویر احمد شاہ 237 COCK BURNERES SAS KATOON SASK 57L551 کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد سعید مربی سلسلہ کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۲ نسیم مہدی امیر جماعت کینیڈا وصیت نمبر ۲۲۴۷۰۔

مسل نمبر ۲۷۷۶۷ میں شوکت علی نسیم ولد غلام محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹،۶،۸۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۹۰/- کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شوکت علی نسیم۔ REGINA 3732 CAEN AUE REGINA SASK 505-0Y6 کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد سعید مربی سلسلہ کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۲ نسیم مہدی امیر کینیڈا۔

مسل نمبر ۲۷۷۶۸ میں نصرت ملک زوجہ ملک مبارک احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1389 MONT OCLAIR 20NE DALE CITY UA 22193-4467 ضلع U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲،۳،۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات ۲۹ تولہ مالیتی ۸۷،۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر دس ہزار روپے بذمہ خاوند محترم۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۲۰/- ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نصرت ملک زوجہ ملک مبارک احمد U.S.A گواہ شد نمبر ۱ ملک مسعود احمد وصیت نمبر ۱۹۵۱۷۔ گواہ شد نمبر ۲ ظفر احمد سرور وصیت نمبر ۲۱۱۸۲۔

مسل نمبر ۲۷۷۶۹ JASIN HADI S/O EDRIS۔ پیشہ پنشنر عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مع زمین مالیتی ۴۰،۰۰۰،۰۰۰/- روپے (۲) زمین مالیتی ۲،۰۰۰،۰۰۰/- روپے (۳) موٹر سائیکل مالیتی ۵۰۰،۰۰۰/- روپے۔ میزان ۵۰۰،۰۰۰/- ۴۲ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۹،۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۱۰۰،۰۰۰/- روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ JASIN HADI انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱۔ معراج الدین شاہد SY انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ حامد محمود الیس انڈونیشیا۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو۔ فرماتے ہیں

"ہر ایک بات میں اس خدا کے آگے جس کے ہاتھ میں مال۔ جان۔ اخلاق دعادات اور ہر ایک طرح کا آرام ہے بہت بہت استغفار کرے اور بے پرواہی سے کام نہ لے خواہ وہ انتخاب لڑکی کا ہو یا لڑکے کا۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۳، ستمبر ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعماء اختر بنت مکرم حافظ اختر رشید صاحب
باڈی گارڈ - دارالفضل ربوہ

واقفین نو

اللہ تعالٰے سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

شہر یار سرور ابن مکرم محمد سرور صاحب بھٹی
ٹاؤن شپ لاہور

داؤد احمد ابن مکرم محمد یعقوب صاحب
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

ملیحہ بابر بنت مکرم ظہیر الدین صاحب بابر
دارالنصر غربی ربوہ

محمد ریاض ابن مکرم محمد یوسف صاحب
چک ۲۲/۷۵، ضلع شیخوپورہ

عائشہ صدیقہ بنت مکرم سلطان اصغر علی صاحب بلوچ
رحمان پورہ لاہور

محمد عتیق ابن مکرم نعمت علی صاحب
نصیر آباد ربوہ

نبیل احمد ابن مکرم شیخ عقیل احمد صاحب
اسلام آباد

محسن عزیز ابن مکرم عبدالعزیز صاحب
شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین

شہباز احمد ابن مکرم شوکت علی صاحب
۸۴، ج ب سرشمیر روڈ

مریم مبارک بنت کیپٹن مبارک مجید صاحب باجوہ
گلبرگ لاہور

محمد فاتح مبارک ابن مکرم کیپٹن مبارک مجید صاحب باجوہ
گلبرگ لاہور

اکرام احمد ابن مکرم عبدالرشید صاحب منگلا
دارالرحمت شرقی ربوہ

ظہیر احمد ابن مکرم منیر احمد صاحب باجوہ
دارالفضل ربوہ

خالد مبشر باجوہ ابن مکرم مبشر مجید صاحب باجوہ
گلبرگ لاہور

عمران وحید ابن مکرم وحید احمد صاحب
دارالعلوم شرقی ربوہ

رضوان احمد رضا ابن مکرم ملک ریاض احمد صاحب رضا
گولارچی ضلع بدین

عتیق الرحمن ابن مکرم عبدالنور صاحب ناصر
دارالنصر شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائداعظم نے فرمایا

"What the League has done is to set you free from the reactionary elements of Muslims and to create the opinion that those who play their selfish game are traitors. It has certainly freed you from that undesirable element of Maulvis and Maulanas. I am not speaking of Maulvis as a whole class. There are some of them who are as patriotic and sincere as any other; but there is a section of them which is undesirable. Having freed ourselves from the clutches of the British Government, the Congress, the reactionaries and so-called Maulvis, may I appeal to the youth to emancipate our women. This is essential. I do not mean that we are to ape the evils of the West. What I mean is that they must share our life not only social but also political.

— Quaid-i-Azam"

" مسلم لیگ نے جو کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے آپ کو مسلمانوں کے رجعت پسند طبقے سے آزاد کر دیا ہے اور یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ذاتی مفادات پر چلتے ہیں وہ غدار ہیں۔ اس نے یقینی طور پر آپ کو مولویوں اور مولاناؤں سے آزاد کر دیا ہے۔ میں سارے مولویوں کا ذکر نہیں کر رہا۔ ان میں سے ایسے بھی ہیں جو دوسروں کی طرح محب وطن اور مخلص ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک ایسا گروہ بھی ہے جو ناپسندیدہ سرگرمیوں میں ملوث رہتا ہے۔ اب جبکہ ہم برطانوی حکومت کانگرس، رجعت پسندوں اور نام نہاد مولویوں کے شکنجے سے نکل چکے ہیں تو کیا میں اپنے نوجوانوں سے یہ اپیل کر سکتا ہوں کہ اب وہ عورتوں کی آزادی کے لئے کام کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ ہم بھی مغرب کی خرابیوں کی نقالی کرنے لگ جائیں۔ جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ عورتوں کو ہماری صرف سماجی زندگی میں حصہ دار نہیں ہونا چاہیئے بلکہ سیاسی زندگی کا بھی حصہ ہونا چاہیئے۔"

بقیہ: ص۳ سے آگے

لوگوں کو اگر سمجھایا جائے تو انکار کر دیتے ہیں کہ ہم نے تو ایسا فعل نہیں کیا۔ مجھے اس بات کا تجربہ ہے کیونکہ ہر روز لوگوں سے معاملہ کرنا پڑتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ بہت لوگ ہیں جو ہمیشہ عیب چینی کرتے ہیں۔ مگر وہ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ہیں ہماری عادت نہیں کہ کسی کی عیب چینی کریں۔ مگر یہ بات یوں ہے اور غالباً اگر وہ دن میں ہزار باتیں بھی دوسروں کی غیبت اور عیب چینی کی کریں تو ہر بار وہ ساتھ یہ بھی کہیں گے کہ ہماری یہ عادت نہیں ہے کہ کسی کی عیب چینی کریں۔ حالانکہ سو میں سے پچاس باتیں ان کی عیب چینی کی ہوتی ہیں مگر وہ عیب چینی کرتے ہوئے بھی نہیں سمجھتے کہ ہم عیب چینی کر رہے ہیں۔ اگر بچپن میں ان کی اصلاح اور نگرانی کی جاتی تو ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔ غرض بچپن کا زمانہ اخلاق فاضلہ سیکھنے کا بہترین موقعہ ہے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
مینیجر

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
اوقات کار: ۳½، شام تا ۷، بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیرِاعظم نواز شریف سعودی عرب کے تین روزہ دورے پر جدہ پہنچے۔ وہ عمرہ ادا کریں گے یہ ان کا نجی دورہ ہوگا۔

○ سلطنت اومان کے قومی دن کے موقع پر صدر اور وزیرِاعظم نے اومان کے سربراہ کو مبارکباد ارسال کی ہے۔ اومان کی آزادی کی ۲۰ ویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔

○ بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں اراکین نے حلف اٹھا لیا۔ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب عمل میں آگیا ہے۔ آئی جے آئی کے مسٹر تاج محمد جمالی کو قائدِ ایوان منتخب کر لیا گیا۔ جنہوں نے بلوچستان کے وزیرِ اعلیٰ کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا ہے۔

○ آئل ٹینکروں اور پٹرول پمپ مالکان کی ہڑتال جاری ہے۔ حکومت سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ ہڑتالیوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر ان کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو وہ ۱۸ر نومبر سے تمام پٹرول پمپ بند کر دیں گے۔

○ بلوچستان کے وزیرِ اعلیٰ مسٹر اکبر بگتی نے کہا ہے کہ آئی جے آئی برسرِ اقتدار آکر ہمارے ساتھ تحریری معاہدے سے پھر گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے موقع پر بلوچستان میں جمہوری وطن پارٹی کے ساتھ بلوچستان میں وسیع البنیاد حکومت بنانے کا تحریری معاہدہ کیا تھا۔

○ وزیرِ اعظم نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ اغوا برائے تاوان کے ملزموں کو سرِ عام پھانسی دی جائے گی۔ سندھ میں ہونے والے ایک اجلاس میں انہوں نے کہا کہ تمام کلاشنکوفیں واپس لے لی جائیں گی جو واپس نہ کریں گے انکو ۱۴ سال قید کی سزا ملے گی۔

○ انسداد دہشت گردی کی عدالت نے بینظیر کے شوہر آصف زرداری کی ضمانت کی دوسری درخواست بھی مسترد کر دی ہے۔

○ چیمپنز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ کے پہلے میچ میں پاکستان نے جرمنی کو تین کے مقابلے میں چھ گولوں سے ہرا دیا۔

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
ربوہ فون ۹۰۶ ۔ گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
کراچی ۔ قلعہ کالروالہ ۔ ملتان فون ۳۱۰۲۶

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتیوں نے مزید دس حریت پسند کشمیریوں کو گولی مار کر شہید کر دیا ہے۔ مجاہدین نے سری نگر کے قریب ایک ریڈیو سٹیشن کو تباہ کر دیا ہے۔ سری نگر میں مزید چھ سرکاری عمارتوں پر بھی حملے کئے گئے

○ صدر بش نے جو چیکوسلواکیہ کے دورے پر پہنچے ہیں کہا ہے کہ کویت سے عراقی فوجوں کی واپسی، مغربی ممالک کے یرغمالیوں کی رہائی اور خلیج میں امن قائم ہونے کے مقاصد ہر صورت میں حاصل کئے جائیں گے۔ چیکوسلواکیہ کا دورہ کرنے والے وہ پہلے امریکی صدر ہیں۔ امریکہ نے چیکوسلواکیہ کو ۶۰ ملین ڈالر کی ایک ہنگامی امداد کی بھی پیشکش کی ہے۔

○ اُردن کے شاہ حسین نے امریکہ اور اسکے حلیفوں پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ اور خلیج کے معاملات میں امریکہ نے دوہرا کردار ادا کیا ہے حالانکہ اسرائیل کا عرب علاقوں پر قبضہ اور کویت پر عراق کا قبضہ ایک ہی قسم کی جارحیت ہے۔

○ سوویت یونین کی پارلیمنٹ نے نظامِ حکومت میں تبدیلی کے لئے صدر گورباچوف کو وسیع اختیارات دیئے ہیں۔ صدر اب نئی کابینہ قائم کریں گے جسمیں وزیرِ اعظم کا عہدہ ختم کر دیا جائے گا۔ وہ صدارتی کونسل کو ختم کر کے قومی سلامتی کونسل قائم کریں گے۔ جس میں روسی جمہوریتوں کے سربراہوں کو نمائندگی دی جائے گی۔

○ روسی صدر مسٹر گورباچوف اٹلی کے دورے پر پہنچے ہیں۔ اٹلی کی طرف سے مسٹر گورباچوف کو انسانی حقوق کے سلسلے میں کام تیز کرنے پر خصوصی اعزاز عطا کیا گیا ہے